Q. No. 2 Part (I) سوال نمبر 2 جز (I)

1956ء کے آئین کے تحت ووٹ کا حق:

1956ء کے آئین کے تحت ہر وہ شہری جو 21 سال کا ہو یا اس سے زیادہ ہو وہ ووٹر ہے۔ پاکستان کا شہری ہو، اس کی تمام ریاستی معلومات معلوم ہو۔ وہ کسی جرم میں ملوث نہ ہو۔ اقلیتوں اور عورتوں کے برابری کے ووٹ دینے کے حقوق دیئے گئے۔ یہ ڈائریکٹ الیکشن تھے جو قومی اور صوبائی دونوں کے لیے تھے۔ کسی مجاز عدالت نے اسے جسمانی اور ذہنی طور پر مفلوج قرار نہ دیا ہو۔

Q. No. 2 Part (II) سوال نمبر 2 جز (II)

تحریک علی گڑھ کے ثمرات:

1) تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں کو جدید مغربی تعلیم کے لیے تیار کیا۔
2) مسلمان سرکاری ملازمتوں کے لئے قبول جانے لگے۔
3) تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں کو جدید قیادت فراہم کی جس میں حکیم اجمل خان، وقار الملک اور دیگر سیاسی رہنما شامل علی گڑھ کالج فارغ التحصیل تھے۔
4) تحریک علی گڑھ کی وجہ سے مسلمان اپنے لیے ایک علیحدہ سیاسی جماعت بنانے کے مطالبہ پہ عمل کرنے لگے۔
5) تحریک علی گڑھ کی وجہ سے کسی حد تک اردو زبان کو فروغ حاصل ہوا۔

Q. No. 2 Part (iii) سوال نمبر 2 جز (iii)

1973 کے آئین کے تحت سینٹ:

1973ء کے آئین کے تحت سینٹ ایک آئینی ادارہ ہے۔ آئینی بینچز لیگل فریم ورک آرڈر نظریہ 2002ء کے تحت سینٹ کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا۔ جبکہ اس کی تعداد 87 سے بڑھا کر 100 کر دی گئی۔ اب اس کی تعداد 104 ہے۔

اہلیت:

1) یہ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ شرائط پوری کرتا ہو۔
2) حکومت کے کسی منافع بخش عہدہ پر فائز نہ ہو۔
3) اسی کسی مجاز عدالت نے جسمانی اور ذہنی طور پر فارغ قرار نہ دیا ہو۔
4) متقی پرہیزگار ہو۔ نظریہ اسلام کا مخالف ہو۔

Q. No. 2 Part (iv) سوال نمبر 2 جز (iv)

معاشرتی خدمات کی فراہمی میں حکومت کا کردار:

معاشرتی خدمات میں حکومت بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ جن میں تعلیمی ادارے قائم کرنا۔ بہتر تعلیمی سہولیات مہیا کرنے کے لیے تگ و دو جاری ہے۔ بیماریوں کے علاج کے لیے ہسپتال میں جدید آلات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ صحت کارڈ کی سہولت عوام کو حاصل ہے۔ سیلاب اور زلزلہ زدگان کے لیے NGO's قائم کئے گئے ہیں اور صحت کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ غربت کے خاتمے کے لیے لوگوں کو مختلف فنڈز افراہم کئے جا رہے ہیں۔ جیسے بینظیر انکم سپورٹ۔ نوجوانوں کو صحت جدید کی مہارتیں سکھانے کے لیے قائدی کردار ادا کر رہی ہیں۔

Q. No. 2 Part (v) سوال نمبر 2 جز (v)

اسلام میں آزادی کا تصور:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جو تمام افہام و تفہیم کا درس دیتا ہے۔ اسلام تنگ نظری کا دین نہیں ہے۔ یہ جیل سے شروع ہو کر جہنم پر ختم ہوتا ہے۔ اسلام میں ہر شخص کو آزادی کا حق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی برتری حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے"

اسلام میں اقلیتوں کی آزادی کا بھی خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔ عرب میں اسلام کی پرچار کے بعد ہی غلامی کا دور ختم ہوا۔ اور ہر شخص کو برابر حقوق دیے گئے۔ اسلام میں اقلیتوں کو آزادی سے زندگی بسر کرنے، عقیدے کی آزادی اور ان کو اپنی مذہبی عبادت گاہیں قائم کرنی کی آزادی کا بھرپور حق حاصل ہے۔

Q. No. 2 Part (vi) سوال نمبر 2 جز (vi)

اسلامی معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم کی اہمیت:

اسلامی معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ یہ مسلمانوں میں تعلق و اتفاق کا درس دیتا ہے۔ سب کے ساتھ مساوانہ سلوک کی تلقین کرتا ہے۔ مساوانہ تقسیم سے ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ مال کی گردش ہوتی رہتی ہیں۔ جرائم کا خاتمہ ہوتا ہے۔ پر امن معاشرہ قائم ہوتا۔

دولت کی محبت کو ختم کرنے کے لیے آپ نے سود اور ذخیرہ اندوزی کو حرام قرار دیا۔

دولت کی منصفانہ تقسیم کی بہترین مثال زکوٰۃ ہے۔ یہ دولت کی جاہ کو ختم کرتا ہے۔ اور اللہ کی محبت کا ذریعہ بنتا ہے۔

ہمیں اپنے تمام کام چاہے کاروبار ہو یا معاشرتی اسلام کے اصولوں کے مطابق سرانجام دینا چاہیے۔ تبھی اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

Q. No. 2 Part (vii) اسلامی ریاست میں حصول انصاف (vii) سوال نمبر 2 جز

اسلامی اقدار کا کردار کے لیے: اسلام میں بہت سی اسلامی اقدار کے ذریعہ انصاف کے حصول کا کردار ادا کرتا ہے، مثلاً

عدالتی معاملات میں انصاف: اسلامی ریاست میں عدالتی معاملات میں عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے، کسی امیر کو غریب اور غریب کو امیر پر ترجیح نہیں دینی چاہیے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے حصول انصاف کی مثال:

ایک مرتبہ بنو مخزوم کی ایک فاطمہ نامی عورت نے چوری کی تو آپ ﷺ کے پاس مقدمہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت علامہ کی سفارش پر آپ نے "تم سے پہلی قومیں بھی اسی وجہ سے ہلاک ہوئی کیونکہ وہ غریبوں کو سزا اور امیروں کو چھوڑ دیتے تھے۔ خدا کی قسم اگر اس کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بن محمد بھی ہوتی تو میں اس کے لئے بھی یہی حکم دیتا۔" آپ نے بہترین انصاف کا مظاہرہ کیا۔

Q. No. 2 Part (viii) پاکستان کی بقا کے لیے قومی یکجہتی کی اہمیت: (viii) سوال نمبر 2 جز

پاکستان کی بقا کے لیے قومی یکجہتی اور سالمیت نہایت ضروری ہے کوئی بھی ملک قومی یکجہتی اور سالمیت کے ذریعہ آنے والے بیرونی اور اندرونی خطروں کا سدباب کر سکتا ہے، نیز کسی بھی ملک یا قوم کے اندر قومی یکجہتی اور سالمیت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ قوم اور قوم متحد اور منظم ہو، ان کے خیالات اور کارکنگی میں یکسانیت ہو، جس قوم میں اشتباہ ہو وہ ملک معدوم میں بدل جاتی ہے، اور جس قوم میں یکجہتی ہو وہ قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی ہے، ہر فرد دوسرے افراد کے لیے، ہر گروہ دوسرے گروہ کے لیے، ایثار اور قربانی، اخوت، مساوات اور اشتراکی عمل کا جذبہ دکھتا ہو۔

Q. No. 2 Part (ix) صوبوں کے مابین تعامل بڑھانے کے فوائد **سوال نمبر 2 جز (ix)**

1) قومی اتحاد اور یگانگت میں اضافہ۔
2) ملک کی سلامتی کا تحفظ۔
3) قومی ثقافت اور اسلامی تہذیب میں فروغ حاصل ہوگا۔
4) علاقائی، لسانی، فرقہ وارانہ تعصب کا خاتمہ ہوگا۔
5) تمام صوبوں یکساں طور پر ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کے قابل ہوجائے۔
6) تمام صوبے باہمی طور پر متحد ہو کر دشمن کے خلاف یکجا طور پر کاروائی کرسکتے ہیں۔
7) تمام صوبوں میں یکساں طور پر نصابی تعلیم مہیا کی جائے تاکہ ملک کے تمام نوجوانوں کو ایک ہی طرح کی تعلیم فراہم ہو۔ اور نوجوان نسل مستقبل میں کارآمد ہو۔

.....

Q. No. 2 Part (x) قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے قومی کردار سازی: **سوال نمبر 2 جز (x)**

قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے قومی کردار سازی بھی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ایک قوم کو متحد اور منظم رہنا بہت ضروری ہے، تبھی تو اس سے ملک میں استحکام پھیلانے کے مواقع ملتے ہیں۔ قوم کو قانون کی پاسداری کا خیال رکھنا چاہیے اور ان کے لیے بنائے گئے قوانین جو ان پر لاگو ہوتے ہیں ان کو ماننے اس سے خاموشی کو قوانین بہتر طریقے سے بنانے کے مواقع ملتے ہیں۔ اس سے ملک بہتر طریقے سے چلتا ہے۔ جب ایک قوم متحد ہوتی ہے وہ خاموشی کا ساتھ دیتی ہے اور برائی کے خلاف آواز اٹھائے گی تو کسی دشمن ملک کی ہمت نہ ہوگی کہ ان کو میلی نگاہ دیکھے۔

Q. No. 3 (Page 1)

سوال نمبر 3 (صفحہ 1)

تحریک خلافت کا پس منظر:

تحریک خلافت برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی حمایت سے 1919ء میں شروع کی گئی ایک بڑی سیاسی و مذہبی تحریک تھی اس کا مقصد پہلی جنگ عظیم کے بعد سلطنت عثمانیہ (ترکی) کو توڑنے سے بچانا تھا۔ ترکی کی خلافت کا تحفظ کرنا اور مسلمانوں کے مقدس مقامات کو غیر مسلموں کے کنٹرول میں جانے سے محفوظ رکھنا تھا۔ ترکی جو خلافت کا گھر تھا وہ پہلی جنگ عظیم کی شرمناک میں انگریزوں کے حلیف میں تھا اور خلافت توڑنے کے حق میں تھا۔ انگریزوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کو توڑنے سے بچائے گے لیکن اتحادیوں نے اپنی خلاف ورزی کی۔ اس کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں نے ایک تحریک شروع کی جس کا نام تحریک خلافت تھا۔ اس کے مقاصد درج ذیل تھے:

مقاصد:

1) ترکی میں خلافت کا ادارہ قائم رکھا جائے اور خلیفہ کی حیثیت کو قائم رہنے دیا جائے۔

2) حجاز مقدس میں غیر مسلموں افواج کے داخلے کی مخالفت کی جائے تاکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے دیگر مقدس مقامات کا احترام قائم رکھا جائے۔

3) ترکی سے اس کے علاقے نہ چھینے جائے۔

4) ترکی کی جغرافی حدود میں کوئی ردوبدل نہ کی جائے۔

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

5) جنگِ عظیم سے پہلی والی پوزیشن قائم کر دی جائے۔

تحریکِ خلافت کے اثرات:

★ **منفی اثرات:**

اس تحریک نے مسلمانوں کی زندگی کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ تعلیمی رسائی سے محروم ہو گئے۔
ان کی روزمرہ زندگی کو بھی عالات نے بہت زیادہ متاثر کر دیا گیا۔ ان کی ملازمتیں ان سے لے لی گئیں۔
برطانوی حکومت نے ان سے جائز حقوق چھین لیے۔

★ **مثبت اثرات:**

1) مسلمان زیادہ حقیقت پسندانہ پوزیشن پر عمل کرنے لگے۔
2) مسلمانوں کو گاندھی اور کانگریس کا اصل چہرہ سامنے آ گیا۔
3) ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ دونوں قوموں میں بھائی چارہ کبھی بھی نہیں ہو سکے گا۔
4) مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ جب تک طاقت نہ ہو تو اپنے ہاتھوں میں تو کبھی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔
5) برطانوی حکومت کو جھٹکے پہنچے۔

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ 3)

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

پاکستان میں پولیس کے فرائض:

پاکستان میں پولیس کے فرائض درج ذیل ہیں:

* امن و امان کا قیام:
* جرائم کی روک تھام
* دہشت گردی کے خلاف اقدام
* پرامن اجتماعات
* ٹریفک قوانین پر عمل
* پانی و پیٹرولنگ

1) امن و امان کا قیام:

پولیس کا سب سے اہم اور بنیادی فرض امن اور امان قائم کرنا ہے۔ ملک کے عام شہری کے جان اور مال کا تحفظ کرنا ہے۔ حکومت کے بعد یہ پولیس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ملک کا تحفظ کرے اور ملک میں انتشار پھیلانے سے روک تھام کرے

2) جرائم کی روک تھام:

پولیس کا ایک اور اہم فریضہ جرائم میں روک تھام کے لیے کوشش کرنا ہے۔ ان جرائم میں چوری ڈکیتی، عظمت فروشی، اغوا کاری، منشیات کی خرید و فروخت، غیر قانونی قبضہ وغیرہ شامل ہیں پولیس ان جرائم پر قابو پانے میں کامیاب ہوتی ہے تو ان جرائم کا خاتمہ ہوگا۔ ملک میں جرم عام نہیں ہوگا۔ ایسی دشمن عناصر کے لیے پولیس مختلف کارروائیاں کرتی ہیں۔ ان کی تمام معلومات پولیس تھانوں میں موجود ہیں۔ ان کی فنگر اور فیشل معلومات رکھے جرم کو پکڑتی

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

ی دہشت گردی کی روک تھام:

دہشت گردی کی روک تھام میں پریس قلیدی کردار ادا کرتی ہے، جب دشمن ملک پر حملہ کرتے ہیں۔ مثلاً دھماکے اور تعلیمی اداروں میں خوف اور ہراس پیدا کرتے ہیں تو پریس ایسے شر پسند عناصر کا سر باب کرتی ہے اور ملک کو ایسی انتشاری کاروائیوں سے محفوظ کرنے کی کوشش کرتی ہے، پریس ایسے مشکوک اور شر پسند افراد کو پبلک میں نشتیر کرتی ہے اور اس کے روک تھام کے لیے کاوائی کرتے ہیں۔

ٹریفک پر کنٹرول:

شہریوں کو شہر میں سڑکوں پر سفر کے دوران تحفظ مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے کچھ قانون اور ٹریفک رولز بنائے گئے ہیں، ان ٹریفک رولز پر عمل درآمد کرنے کے لیے، پریس کا ایک الگ محکمہ قائم کیا گیا ہے، پریس کا محکمہ سڑکوں اور چوراہوں پر موجود ہوتے ہیں قوانین کے مطابق ٹریفک کو شرارت پیل، اگر کوئی شخص ٹریفک کے خلاف اور بغیر دستاویزات کے گاڑی چلا رہا ہو تو وہ ٹریفک کے رولز کے خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے، ایسے میں ٹریفک پولیس بھاری چالان کرنے کا کہتی ہیں تاکہ شہریوں کو تحفظ حاصل ہو۔

Q. No. 4 (Page 3) سوال نمبر 4 (صفحہ 3)

ی) بائی وے پیٹرولنگ:

دوران سفر شہریوں کی جان اور املاک کی حفاظت کے لیے پولیس کے کچھ اہل کار سڑکوں اور بائی وے پر پیٹرولنگ کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی حادثہ پیش آئے مثلاً چور، ڈاکو وغیرہ تو ان کو فوری طور پر اس پر قابو پانے کے لیے بلایا جاتا ہے۔
پولیس کے یہ اہل کار کاروں اور باقی وہیکل پر گشت کرتے دکھائی دیتے ہیں، تاکہ ضرورت پڑنے پر بروقت حاضر ہو۔

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

پاکستان اور چین کے تعلقات:

عوامی جمہوری چین پاکستان کا خطیم ہمسایہ ہے۔ اس کے صوبوں کے سرحدیں پاکستان کے شمالی علاقوں سے ملتی ہیں۔ عوامی جمہوری چین کے 1949ء میں اس کے قیام کے چند ماہ بعد ہی پاکستان نے اسے تسلیم کر لیا۔ 1955-1954ء میں چین کے تعلقات کا آغاز ہوا۔ یوں دونوں ممالک "دوستی کے مضبوط رشتے" میں بندھ گئے۔ اور وقت کے ساتھ یہ رشتہ مضبوط سے مضبوط ہوتی چلی گئی۔ امن اور جنگ میں دونوں صورتوں میں چین قابل اعتماد اور دوست ثابت ہوا۔ پاک چین دوستی کے حوالے سے عظیم رہنماؤں کے قول درج ذیل ہیں۔

1) "چین دنیا کے ہر خطرے کے خلاف پاکستان کی حفاظت کرتا ہے"۔

2) "پاک چین دوستی ایک دریا ہے، جس کے بہاؤ سامراج کی دیوار بھی نہیں روک سکتی"۔

3) "پاک چین دوستی ہمالیہ سے بلند اور بحیرہ عرب سے گہری ہے"

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

پاک چین دوستی کی چند درخشاں مثالیں درج ذیل ہیں:

1) پاکستان نے چین کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی مستقل رکن بنانے کی بھرپور حمایت کی۔ اور ابتداء میں ہر سطح پر چین کے لیے آواز اٹھائی۔

2) 1972ء چین بھارت کے درمیان نیفا اور لداخ میں جنگ ہوئی تو پاکستان نے چین کی ہر ممکن سزائی، معاشی، اور سیاسی حمایت کی۔

3) 1963ء میں دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ ہوا جس کے تحت چین نے 750 ایکڑ مربہ کلومیٹر پاکستان کے حوالے کر دیا۔ یہ علاقہ اپنی پرانگاہوں اور معدنیات کی وجہ سے مشہور تھا۔ اس معاہدے کی رو سے پاکستان نے ایک انچ پاکستان نہ دی

4) دونوں ممالک کے درمیان ایک اور معاہدہ ہوا جس کی رو سے ایک دوسرے کی ہفتانی کمپنیوں کو اپنی اپنی جگہ پر پر معلومات فراہم کی۔ پاکستان چین کے لیے اپنی پروازیں شروع کی۔

5) چین ابتداء سے ہی کشمیر کے حق میں مثبت موقف اس کے حقوق کی حمایت کی۔ اور عالمی سطح پاکستان کے نظریہ کی بھرپور تائید کرتا ہے۔

Q. No. 5 (Page 3) سوال نمبر 5 (صفحہ 3)

(6) 1974ء میں جب بھارت نے ایٹمی دھماکا کیا۔
تو چین اور پاکستان نے پاکستان ایٹمی پوسیبی افیلائی
اور دونوں ممالک نے بحیرۂ ہند کو ایٹم سے پاک علاقہ قرار
دینے پر زور دیا۔ 1985ء میں ایٹمی سمجھوتے پر دستخط
کیے۔

(7) چین نے وجہ سے شاہراہ ریشم تعمیر کی اور تعمیر کردی۔
پی۔ جو اس دوستی کو درخشاں مثال ہے۔

پاک چین دوستی کی ایک لازوال مثال سی پیک
ہے۔ جس میں پاک اور چین کے دوستی کے تعلقات
کیں اہم کردار ادا کیا۔ چین نے پاکستان میں سیلاب
اور زلزلہ زدگان کے لیے امداد فراہم کی ہے۔ بہت سے
مفادات اور معاہدات وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔
2018ء اور 2019ء میں چین کا دورہ پاکستان کے وزیر
اعظم نے کیا۔ اور نئے معاہدات کیے۔

"پاک چین دوستی لازوال"

Blind candidate.